علم کہاں ہے؟
اس تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟

علم اللہ تعالیٰ کی ذات میں مرکوز ہے۔ وہ ذات کہ جو علیم و خبیر ہے۔ اس کائنات کے ذرّے ذرّے سے وہ باخبر ہے۔ ہر تبدیلی اس کے دفتر میں درج ہے۔ سارے فیصلے وہی کرتا ہے۔

حق کا علم درکار ہو تو ذاتِ حق سے رابطے اور تعلق کے بغیر ممکن نہیں۔ رابطہ وہ کنجی ہے کہ جس کے ذریعے علم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تعلق کی سطحیں کھلتی ہیں تو علم کے مدارج طے ہوتے ہیں۔

رابطہ ہی اہم ترین وسیلہ ہے۔ اگر فطرت اور کارخانہ قدرت کا علم مطلوب ہو تو اس سے ہمہ گیر رابطہ، ہمہ جہتی رابطہ ضروری ہے۔ تہہ تک پہنچنے کا اشارہ علامات سے ملتا ہے۔ پردوں کے پیچھے رموز کائنات آشکار ہو جاتے ہیں۔ اگر انسانوں کا علم مطلوب ہو تو انسانوں سے تعلقات ہی کے زینے سے انسانوں کی فکر کی بلندیوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

بصیرت و آگہی میں گہرائی اور وسعت پیدا کرنے کی واحد سبیل اصل مطلوب و مقصود سے تعلق و رابطہ ہے۔ علم جا بجا تقسیم ہے اور اس کو اکائی کی شکل میں اسی قدر دیکھا جا سکتا ہے جس قدر اس کے مختلف النوع اجزا سے رابطہ اور تعلق ہو۔

پس، علم۔ رابطہ کے عمل میں پنہاں ہے
اور تعلق کے مدارج طے کرنے کے نتیجے میں عیاں ہوتا ہے۔